جلد ۲۹ | ۲۱ احسان ۱۳۲۰ ہش | ۲۵ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۶۰ھ | ۲۱ جون سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۳۸

امراء کو لوٹنے کے لئے احراری ہتھکنڈے

چونکہ اب لیڈرانِ احرار کی آمدنی کی وہ صورت باقی نہیں رہی۔ جو پہلے تھی کہ کھاتے پیتے مسلمان بڑی بڑی رقوم دے کر ان کا مونہہ بند کر دیتے۔ اور عوام ان کو خادم اسلام خیال کر کے جو کچھ پاس ہوتا۔ ان کے حوالے کر دیتے۔ اور احراری لیڈر حساب کتاب کے بکھیڑوں میں پڑنا خلافِ شان سمجھ کر جس طرح چاہتے۔ خرچ کرتے اور کسی کو اتنا پوچھنے کی اجازت بھی نہ دیتے کہ سال میں کتنی آمدنی ہوئی۔ اور کیا خرچ ہوا۔ اب احراری اعلان پر اعلان کرتے ہیں۔ مگر بقول ان کے دفتر کا کرایہ ادا کرنے کے لئے بھی کچھ نہیں ملتا۔

ان حالات میں "مفکر احرار" چودھری افضل حق صاحب نے اخبار "زمزم" میں امراء کے خلاف جو لے دے شروع کر رکھی ہے۔ اور جن ہتھکنڈوں سے کام لے رہے ہیں۔ ان کی وجہ بآسانی سمجھ میں آسکتی ہے۔ اور باوجود اس اعتراف کے کہ "میں دین کے اکثر معاملات میں بے خبر ہوں" وہ نہ صرف قرآن اور حدیث سے من مانے استدلالات بے دریغ کر رہے ہیں۔ بلکہ صحابہؓ کرام کے قول اور فعل کو بھی ٹھکرا دینے کا اپنے آپ کو حقدار بنا رہے ہیں۔

اس وقت ان کا جو "نتیجہ فکر" ہمارے پیش نظر ہے۔ وہ ۱۹۔ جون کے اخبار "زمزم" میں شائع ہوا ہے۔ اس میں انہوں نے اسلامی تعلیم کا نچوڑ بزعمِ خویش یہ پیش کیا ہے۔ کہ:-

"معمولی سامانِ معیشت رکھ کر سب کچھ راہِ حق میں خرچ کرنا"

پھر لکھا ہے:-

"سورۃ النحل میں صاف کہہ دیا۔ رزق میں سب برابر کے حصے دار ہیں۔ زیادہ کمانے والے کم کمانے والوں پر رزق لوٹا دیں۔ تاکہ وہ اس بارہ میں برابر ہو جائیں"

قرآن کریم کی آیت پیش کئے بغیر اس قسم کا استدلال کرنا۔ اور وہ بھی بحث و مناظرہ کے دوران میں احراری "مفکر" کا ہی کام ہو سکتا ہے۔ جو خود تو جلیل القدر صحابہؓ کرام کے ساری عمر کے طریق عمل کے خلاف یہاں تک بے باکی کا اظہار کر سکتا ہے۔ کہ

"میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت انس بن مالک۔ حضرت زبیر بن العوام کی شخصیتوں کا قائل ہوں۔ لیکن اگر ان اصحاب کا حال وہی تھا۔ جو آپ نے بیان کیا۔ (یعنی ان کے پاس مال تھا۔ اور وہ آسودہ حال تھے) تو میں ان کے حال کو قابلِ پیروی نہیں سمجھتا"

لیکن اپنے متعلق یہ چاہتا ہے۔ کہ جو کچھ بلا حوالہ اور بلا دلیل کہے۔ اسے ہر شخص بلا چون وچرا درست تسلیم کر لے۔ اور اگر کوئی اختلاف کرے۔ تو اس کے خلاف وہی حربہ استعمال کرے۔ جو عموماً مشکل کے وقت احرار کے آڑے آیا کرتا ہے۔ کہ جھٹ اسے "قادیانی" یا "قادیانیوں کا ہم خیال" کہہ دیا جائے۔ چنانچہ "مفکرِ احرار" چودھری افضل حق نے اپنے مدمقابلہ "مولانا" بہاء الحق قاسمی سے اس بحث میں مات کھا کر ایسا ہی کیا ہے۔ کجا یہ بحث کہ اسلام "بانٹ کھانے" اور "سب میں مساوی مال تقسیم کرنے" کی تعلیم دیتا ہے۔ یا نہیں۔ اور کجا یہ طعنہ کہ "قاسمی صاحب جیسا قادیانیوں کا مخالف بھی مسئلہ مساوات کی تشریح و توضیح میں ان کا ہم خیال ہے"

مفکر صاحب کا یہ حربہ کارگر ہو۔ یا نہ ہو۔ یعنی قاسمی صاحب کے دلائل کے مقابلہ میں ان کی قیاس آرائیوں کو کوئی وقعت دے یا نہ دے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ خود بھی اپنے ان خیالات کو قطعاً قابلِ وقعت نہیں سمجھتے۔ اور نہ ان کے ساتھی ان میں صداقت کا کوئی شائبہ پاتے ہیں۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ مفکر صاحب اور ان کے تمام ساتھیوں کا طریقِ عمل ان بیانات کے صریح خلاف ہے۔ وہ جو کچھ زبان سے کہہ رہے ہے۔ اور جسے اسلام کی تعلیم کے طور پر پیش کر رہے ہیں۔ ان کا اور ان کے تمام ساتھیوں کا عمل اس کے سراسر خلاف ہے۔ عام غریب اور نادار مسلمانوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ اور اپنے گھر کے مال و دولت کو دوسروں میں بانٹ دینے کا سوال ہی دوسرا ہے۔ کیا وہ اس بات کا کوئی ثبوت پیش کر سکتے ہیں۔ کہ مسلمان اپنے پیٹ کاٹ کر انہیں جو لاکھوں روپے دیتے رہے ہیں وہ تمام احراری کارکن آپس میں مساوی طور پر تقسیم کر لیتے رہے ہیں۔ کیا احراری لیڈر اپنے مرکزی دفتر کے چپڑاسی اور کلرک کو بھی اس مالِ غنیمت میں سے اتنا ہی حصہ دیتے رہے ہیں۔ جتنا وہ خود وصول کرتے رہے ہیں۔ پھر کیا وہ تمام احراری کارکنوں کو اسی دستر خوان پر بٹھا کر کھلاتے اور پلاتے رہے ہیں جس پر خود بیٹھتے تھے۔ اور جس کی شاندار روایات اب تک زبان زدِ خاص و عام ہیں۔ اگر وہ اتنا بھی نہیں کر سکے۔ کہ مال مفت میں دوسروں کو بھی مساوی حصہ دار بنا لیں۔ تو پھر کس مونہہ سے دوسروں کو یہ سنا رہے ہیں۔ کہ اسلام مال کی مساوی تقسیم کا حکم دیتا۔ بانٹ کر کھانے کا اصول پیش کرتا۔ رزق میں سب کو برابر کا حصہ دار قرار دیتا۔ اور زیادہ کمانے والے کو کم کمانے والوں پر رزق لوٹا دینے کی تلقین کرتا ہے۔

"مفکر احرار" صاحب آجکل سمندر کے کنارے صحت افزا مقام پر ٹھہرے ہوئے ہیں۔ اور وہیں سے کھاتے پیتے مسلمانوں کو یہ تلقین فرما رہے ہیں۔ کہ وہ اپنا مال و دولت انہیں بانٹ دیں۔ مگر اور کتنے احراری مریض ہیں جنہیں وہ اسی قسم کی سہولتوں سے مستفیض کر رہے ہیں۔ جو انہیں خود حاصل ہیں۔ اور جس قدر روپیہ وہ اپنے اوپر خرچ کر رہے ہیں۔ اسی قدر دوسروں کے لئے مہیا کر رہے ہیں۔ اگر وہ اپنی جیب سے جو دراصل دوسروں سے ہی پر کی جاتی ہے ایک پھوٹی کوڑی بھی کسی کو دینے کے لئے تیار نہیں۔ اور نہ اپنے امیرانہ ٹھاٹھ کو چھوڑ کر بھوکے پیاسے مسلمانوں کے ساتھ زندگی بسر کرنے کے لئے آمادہ ہیں۔ تو کون کہہ سکتا ہے کہ بانٹ کھانے کا جو اصل وہ امراء کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ اور جسے اسلام کی تعلیم قرار دیتے ہیں۔ اس کی ایک ذرہ بھر بھی وقعت ان کی نگاہ میں ہے ؛

"مفکر احرار" کے نزدیک پختہ مکان تک بنوانا بھی تعلیم اسلام کے خلاف اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناراضگی کا موجب ہے (غالباً پختہ مکان میں رہائش رکھنا ان کے خیال میں خلاف اسلام نہیں۔ کیونکہ وہ پختہ مکانوں میں ہی رہائش رکھتے ہیں) چنانچہ لکھتے ہیں۔ "جب ایک صحابی نے معمولی پختہ مکان تعمیر کر لیا تھا۔ تو جب تک اس نے اس کو گرایا نہیں۔ تب تک آپ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس سے بات چیت بند رکھی۔" جب مفکر صاحب کے نزدیک معمولی پختہ مکان بنانا اتنا بڑا جرم ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا ارتکاب کرنے والے صحابی سے بات چیت بند کر دی۔ تو وہ احراری لیڈر مثلاً مولوی عطاء اللہ امرتسری اور مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی جنہوں نے بڑے عالی شان کئی منزلہ پختہ مکانات تعمیر کرائے ہوئے ہیں۔ ان کے متعلق مفکر صاحب کا کیا ارشاد ہے۔ کیا ان سے ان کی بات چیت بند ہے۔ اور ان سے مکان گرا دینے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اگر نہیں تو کیوں۔

حقیقت یہ ہے کہ احرار نے امراء کو لوٹنے کے لئے یہ ایک ڈھونگ نکالا ہے۔ کہ انہیں کہا جائے۔ اسلام معمولی معیشت کا سامان رکھنے کے سوا باقی سب کچھ خرچ کر دینے کا حکم دیتا ہے۔ لیکن چونکہ احرار کا اپنا طریق عمل اس کے سراسر خلاف ہے۔ اس لئے امید نہیں کہ کوئی ان کے اس پھندے میں پھنسے ؛

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ احسان ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق دس بجے شب کی اطلاع مظہر ہے کہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو بھی بفضلہ تعالےٰ صحت ہے۔ ثم الحمد للہ

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو ضعف پسلیوں اور شکم میں درد کی شکایت ہے دعائے صحت کی جائے۔

مرکزی مجلس خدام الاحمدیہ کا ماہانہ جلسہ

قادیان ۱۹ احسان۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ماہانہ اجلاس آج دارالسعۃ میں بعد نماز مغرب زیر صدارت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد منشی سبحان علی صاحب نے قومی ترقی میں نوجوانوں کا ہاتھ کے موضوع پر تقریر کی۔ چودہری عبد اللطیف صاحب مہتمم تعلیم نے مخالفت زمانہ کی پستی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایمان و عرفان سے پر کتب میں مندرج علم کی اشاعت کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔ اور سہ ماہی امتحانوں میں شمولیت کی پُرزور تحریک کی۔ ملک عطاء الرحمٰن صاحب مہتمم مال نے مجلس مرکزیہ کے لئے دفتر کی تعمیر کے سلسلہ میں احباب کو زیادہ سے زیادہ چندہ دینے کی تحریک کی۔ جنرل سیکرٹری صاحب نے بعض اعلانات کئے صدر صاحب جلسہ نے جلسوں میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں ماہانہ جلسوں میں شمولیت کی تحریک کا

جنگِ یورپ ایک خدا پرست کی نظر میں

از جناب میاں غلام محمد صاحب اختر پیبر وارڈن ریلوے لاہور

تباہی لا رہی ہے ہر طرف انساں کی نادانی — دماغ آمریت کو ہے سودائے جہانبانی
جفا و جور و ظلم و جبر ہے ایمائے سلطانی — معاذ اللہ معاذ اللہ یہ حالِ نوعِ انسانی

کہ خونِ بیکساں میں تر ہے نازیت کی پیشانی

نہیں یہ نازیت تعبیر خوابِ قیصریت ہے — جبینِ شہریاری پر نشانِ بربریت ہے
یہ قتلِ نوعِ انساں ہے یہ خونِ آدمیت ہے — یہ شدادی تمدن ہے یہ فرعونی حکومت ہے

یہ استبداد چنگیزی کی ہے اک شعلہ سامانی

میانوں سے نکل آئی ہیں پھر خونریز شمشیریں — ہیں شوریدہ سرِ مستقبلِ عالم کی تقدیریں
فسونِ قاہرہ کی زد میں ہیں دنیا کی تعمیریں — لکھی جاتی ہیں اب دستِ شہی سے خوں کی تحریریں

ہے اب پھیلی ہوئی اقوامِ عالم میں پریشانی

جہانگیری، ملوکیت پسندی، رعبِ زرداری — نشہ انگیز ہے آئین ہٹلر کی فسوں کاری
عمل میں لائی جائے لاکھ مکاری و ہشیاری — جنونِ خام ہے لیکن یہ دنیا بھر کی سرداری

کبھی ہوتا نہیں ہے کامراں شوقِ ستمرانی

چٹانوں کی رگوں سے خون کے چشمے ابل آئیں — گھٹائیں چرخ سے پانی کے بدلے آگ برسائیں
ہوائیں سر دھنیں بپھری ہوئی موجیں اتر جائیں — یہ ہو سکتا ہے ابر آتشیں دنیا پہ لہرائیں

مگر پورا نہ ہوگا نازیوں کا جذبِ حیوانی

نشانِ ظلم دنیا پر کبھی لہرا نہیں سکتا — کبھی انساں کو یوں پاؤں میں روندا جا نہیں سکتا
کوئی جمہور دامِ قیصری میں آ نہیں سکتا — تدبر فکرِ جمہوری کا ٹھوکر کھا نہیں سکتا

کہ حاصل ہے اسے علمی تجر کی ہمہ دانی

تمنا ہے ادھر ہٹلر کو قوت آزمانے کی — بدلنا ہے ادھر جمہور نے حالت زمانے کی
وہ ساعت آگئی ہے نازیوں کے ڈگمگانے کی — کوئی صورت نہ پائیگا ستم پاؤں جمانے کی

صداقت کی ظفر یابی ہے اور باطل کی ویرانی

بہ انداز دگر بھی کچھ ولیکن عرض کرنا ہے — کہ یہ موجودہ جنگ قہرِ خدا کا اک تماشہ ہے
کسی انساں نے لیکن آجتک اتنا بھی سوچا ہے — زمیں پر کس لئے آخر خدا کا قہر بھڑکا ہے؟

جہاں میں کس لئے پھیلی ہوئی ہے آج ویرانی

نہ قائم رہ سکا انسان دینِ حق شعاری پر — خدا قربان کر ڈالا فریب شہریاری پر
نہ کی اس نے نظر مظلوم کی فریاد و زاری پر — بنا رکھی تمدن کی فقط سرمایہ داری پر

ستمگر نے مٹا ڈالی جہاں سے رسمِ ایمانی

ستم جب اس طرح دنیا میں انسانوں نے پھیلایا — غضب بھڑکا خدا کا قہر باری جوش میں آیا
زمیں نے کروٹیں بدلیں فلک نے خون برسایا — تماشہ اپنی قدرت کا جہاں کو اس نے دکھلایا

جہانداروں پہ ظاہر کر دیئے اسرار ربانی

نہ یورپ رہ سکا محفوظ اس خونیں تباہی سے — جزائر پر قیامت آئی ہے آفت پناہی سے
عذاب آیا بشر پر خود بشر کی کم نگاہی سے — زمیں کا کونہ کونہ ہل گیا قہرِ الٰہی سے

جہاں میں رنگ لے آئی بشر کی تنگ دامانی

ابھی کچھ بھی نہیں بگڑا اگر انساں سمجھ جائے — گناہوں سے کرے توبہ کرے پر اپنے شر ہائے
دعاؤں سے خدا کی رحمتوں کو جوش میں لائے — اسی سے گڑ گڑا کر فضل مانگے مرتبے پائے

ملے گا اس طرح دنیا کو آخر فیضِ روحانی

خدا کے روبرو جھکنا کلیدِ کامیابی ہے
بجز اس کے ندامت ہے تباہی ہے خرابی ہے

اختلافات وتناقضات بائیبل

اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ لوکان من عند غیراللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیرا۔ (نساء ع ۱۱) کہ اگر یہ قرآن کلام اللہ اور خدا کا نازل کردہ نہ ہوتا۔ تو اس میں بہت اختلاف پایا جاتا۔ اس آیت کا ایک مفہوم یہ بھی ہے۔ کہ الہٰی کتاب اور الہامی نوشتہ کی ایک علامت یہ ہے کہ اس میں اختلاف نہیں ہوتا۔ قرآن مجید کے اس معیار کو ہر عقل سلیم درست تسلیم کرے گی۔ کیونکہ جب ایک انسان کے لئے بھی یہ امر باعث عار و ننگ ہے۔ کہ اس کی باتوں میں اختلاف اور تضاد ہو۔ تو قادر و قدوس۔ اور عالم الغیب والشہادۃ خدا کے لئے جو تمام عیوب سے منزہ اور تمام صفات حسنہ کا منبع ہے کیونکر ممکن ہے۔ کہ اس کے کلام میں اختلاف اور تناقض ہو لیکن جب اس معیار کے مطابق بائیبل کو دیکھا جاتا ہے۔ تو اس میں بیسیوں متضاد امور پاتے ہیں۔ جن سے یہی نتیجہ نکلے گا۔ کہ موجودہ بائیبل بہت کچھ انسانی دست برد کا نشانہ بن چکی ہے ذیل میں بطور نمونہ بائیبل کے چند اختلافات درج کئے جاتے ہیں۔ اور یہ ایسے اختلافات ہیں۔ جن کی کوئی تاویل ممکن نہیں۔

(۱)

(۱) گنتی ۲۳: ۱۹ میں مرقوم ہے
"خدا انسان نہیں۔ جو جھوٹ بولے نہ آدم زاد ہے۔ کہ پشیمان ہو"
(۲) پھر ۱۔ سموئیل ۱۵: ۲۹ میں آیا
"وہ انسان نہیں ہے۔ کہ پچھتائے"
مگر دوسری جگہ اس کے خلاف یوں مرقوم ہے:-
(۱) "خداوند زمین پر انسان کے پیدا کرنے سے پچھتایا۔ اور نہایت دلگیر ہوا"
(پیدائش ۶: ۶)
(۲) "خداوند اس بدی سے جو اس نے چاہا تھا۔ کہ اپنے لوگوں سے کرے۔ پچھتایا" (خروج ۳۲: ۱۴)

پہلے دو حوالوں میں پچھتانا انسانی خاصہ قرار دے کر خدا تعالےٰ کی ذات سے اس کی نفی کی گئی ہے۔ لیکن دوسرے حوالوں میں یہ بتایا گیا ہے کہ خداوند پچھتایا بھی کرتا ہے۔ بلکہ اپنے لوگوں سے چاہتا ہے۔ کہ بدی کرے ؞

(۲)

خروج ۲۴: ۹-۱۰- میں لکھا ہے۔
"تب موسےٰ اور ہارون۔ اور ندب ابیہو اور ستر بزرگ اسرائیلی اوپر گئے۔ اور انہوں نے اسرائیل کے خدا کو دیکھا"
مگر اس کے خلاف اسی خروج ۳۳: ۲۰ میں آتا ہے۔ کہ خداوند نے موسےٰ سے کہا۔ کہ:-
"تو میرا چہرہ نہیں دیکھ سکتا۔ اس لئے کہ کوئی انسان نہیں کہ مجھے دیکھے۔ اور جیتا رہے"
پھر انجیل یوحنا ۱: ۱۸- میں لکھا ہے
"خدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا"
گویا خروج کا حوالہ تو یہ بتاتا ہے کہ حضرت موسےٰ حضرت ہارون اور بنی اسرائیل کے ۷۰ بزرگوں نے پہاڑ پر خدا کو دیکھا اور وہ زندہ رہے۔ مگر اسی خروج۔ اور پھر یوحنا کے حوالے اس کی تکذیب کرتے اور بتاتے ہیں۔ کہ خدا کو کبھی کسی انسان نے نہیں دیکھا۔ اور نہ دیکھ سکتا ہے۔

(۳)

۲۔ سموئیل ۶: ۲۳ میں لکھا ہے:-
"ساؤل کی بیٹی میکل مرتے دم تک بے اولاد رہی"
لیکن آگے چل کر لکھا ہے:-
"بادشاہ نے..... ساؤل کی بیٹی میکل کے پانچ بیٹے جو برزلی محولاتی کے بیٹے عدرایل کے لئے جنی تھی۔ پکڑا"
(۲۔ سموئیل ۲۱: ۸)
پہلا حوالہ تو یہ بتاتا ہے۔ کہ ساؤل کی بیٹی میکل اپنی وفات تک ایک بھی بچہ نہ جنی۔ مگر اسی کتاب مقدس کا دوسرا حوالہ یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ میکل کے ہاں پانچ بیٹے پیدا ہو چکے تھے ؞

(۴)

۲۔ سلاطین ۸: ۲۶- میں لکھا ہے:-
"اخزیاہ بائیس ۲۲ برس کا تھا۔ جبکہ بادشاہ ہوا"
مگر دوسری جگہ یوں مرقوم ہے:-
"اخزیاہ بیالیس ۴۲ برس کی عمر میں بادشاہ ہوا" (۲۔ تواریخ ۲۲: ۲)
بائیس اور بیالیس میں جو فرق ہے وہ ظاہر ہے ؞

(۵)

یسعیاہ ۱۴: ۲۱- میں لکھا ہے:-
"اس کے فرزندوں کے لئے قتل کے سامان ان کے باپ دادوں کے گناہوں کے سبب تیار کرو"
لیکن اس کے بالمقابل متعدد مقامات پر لکھا ہے:-
"خداوند نے فرمایا۔ کہ بیٹوں کے بدلے باپ دادوں کو قتل مت کرو۔ اور نہ باپ دادوں کے بدلے بیٹوں کو۔ بلکہ ہر ایک شخص اس گناہ کے سبب جو اس نے کیا ہو۔ مارا جائے"
(۲۔ سلاطین ۱۴: ۶ ؞ نیز ۲۔ تواریخ ۲۵: ۴ ؞ نیز حزقیل ۱۸: ۱۷-۲۰-۲۱ ؞ استثنا ۲۴: ۱۶)

(۶)

انجیل مرقس ۶: ۸- میں لکھا ہے:-
"اور حکم دیا۔ کہ راستے کے لئے سوا لاٹھی کے کچھ نہ لو"
مگر متی ۱۰: ۱۰ میں یہ حکم ہے:-
"راستے کے لئے نہ جھولی لینا۔ نہ دو دو کرتے۔ نہ جوتیاں۔ نہ لاٹھی"
فرمایئے۔ کیا یہ دونوں بیانات الہام الٰہی ہو سکتے ہیں ؞

(۷)

۲۔ سلاطین ۲۴: ۸ میں آتا ہے:-
"یہویکین جب تخت پر بیٹھا۔ تب اٹھارہ برس کا تھا۔ اور یروشلم میں اس نے تین مہینے بادشاہت کی"
مگر دوسرا الہام بتاتا ہے۔ کہ:-
"یہویکین آٹھ برس کی عمر میں بادشاہ ہوا۔ اور اس نے تین ۳ مہینے دس روز یروشلم میں سلطنت کی" ۲۔ تواریخ ۳۶: ۹)

(۸)

لکھا ہے۔ کہ:- "شریعت پر عمل کرنے والے راستباز ٹھہرائے جائیں گے"
(رومیوں ۲: ۱۳)
مگر دوسری طرف مرقوم ہے۔ کہ
"شریعت کے اعمال سے کوئی بشر اس کے حضور راستباز نہیں ٹھہرے گا"
(رومیوں ۳: ۲۰)
یہ تناقض بھی ظاہر ہے ؞

(۹)

حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں۔
"اگر میں خود اپنی گواہی دوں۔ تو میری گواہی سچی نہیں" (یوحنا ۵: ۳۱)
مگر دوسری جگہ فرماتے ہیں۔ کہ
"اگرچہ میں اپنی گواہی آپ دیتا ہوں۔ تو بھی میری گواہی سچی ہے"
(یوحنا ۸: ۱۴ تا ۱۸)
کیا یہ دونوں بیانات الہامی کہلا سکتے ہیں ؞

(۱۰)

یرمیاہ ۳۶: ۳۰- میں مندرج ہے کہ
"یہوداہ کے بادشاہ یہویقیم کی بابت خداوند یوں کہتا ہے۔ کہ اس کی نسل میں سے کوئی نہ رہے گا۔ جو داؤد کے تخت پر بیٹھے"
مگر دوسری جگہ اس کے خلاف لکھا ہے۔ کہ "یہویقیم اپنے باپ دادوں میں شامل ہو کے سو رہا۔ اور یہویکین اس کا بیٹا اس کی جگہ بادشاہ ہوا"
(۲۔ سلاطین ۲۴: ۶)

یہ دس اختلافات وتناقضات اس کتاب سے بطور نمونہ پیش کئے گئے ہیں۔ جسے عیسائی کامل اور الہامی کتاب مانتے اور ساری دنیا کے لئے قابل عمل قرار دیتے ہیں اور اسی سلسلہ میں قرآن کریم سے بھی افضل بتاتے ہیں۔ حالانکہ اناجیل کی یہ حالت ہے۔ کہ ایک متعصب عیسائی مصنف سر ولیم میور بھی یہ لکھ چکے ہیں:-
"ہماری اناجیل کا مسلمانوں کے قرآن کے ساتھ مقابلہ کرنا جو بالکل غیر محرف و مبدل چلا آیا ہے۔ دو ایسی چیزوں کا مقابلہ کرنا ہے۔ جنہیں آپس میں کوئی بھی نسبت نہیں"
(دیباچہ لائف آف محمد۔ ۔۔۔)

مسئلہ نبوت از تحریرات و اقوال حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ

(۳)

نبوت کا زمانہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر رسالہ "البیان" کے ایڈیٹر نے ایک مضمون شائع کیا۔ جس میں لکھا کہ ہمارا زمانہ نبوت کا زمانہ نہیں ہے۔ اس کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے مدیر "البیان" کو ایک خط تحریر فرمایا جس میں لکھا۔

"آپ (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) نے بایںکہ محمد رسول اللہ کو خاتم النبیین مانا اور اس کے عشق و محبت میں ہزاروں صفحہ لکھ ڈالے ہیں۔ بے ریب لکھا ہے کہ میں نبی بمعنی پیشگوئی کرنے والا ہوں۔ مجھے احادیث اور کلام الٰہی میں نبی کہا گیا۔ مگر نہ نبی تشریع .... مولوی صاحب آپ کا زمانہ نبوت کا زمانہ نہیں۔ اس پر دریافت طلب امر ہے کہ آپ کو اس بارہ میں وحی نبوت ہوئی ہے کہ آپ کا زمانہ نبوت کا زمانہ نہیں۔ یا آپ کی دہریت کا فتوےٰ ہے"

(بدر ۱۷ ستمبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۵-۶)

کفر کے فتووں کی ہمیں پروا نہیں

ایک دفعہ ذکر ہوا کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے یہ لکھا ہے کہ اگر احمدی مرزا صاحب کو نبی کہنا چھوڑ دیں۔ تو ہم کفر کا فتوےٰ واپس لے لیں گے۔ اس پر آپ نے فرمایا "ہمیں ان کے فتووں کی کیا پروا ہے اور وہ حقیقت ہی کیا رکھتے ہیں۔ جب سے مولوی محمد حسین نے فتوےٰ دیا۔ وہ دیکھے کہ اس کے بعد آج تک اس کی عزت کہاں تک پہنچ گئی ہے۔ اور مرزا صاحب کی عزت نے کس قدر ترقی کی ہے"

(بدر ۱۳ اپریل ۱۹۱۱ء صفحہ ۲)

گویا آپ نے یہ واضح فرما دیا کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا انکار نہیں کر سکتے۔ اور نہ ہمیں کفر کے فتووں کی کوئی پروا

شرک فی النبوۃ کا اعتراض باطل ہے

گجرات کے ایک شخص نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لکھا کہ آپ حضرت مرزا صاحب کو نبی قرار دے کر شرک فی النبوۃ کرتے ہیں۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک دوسرا نبی بناتے ہیں۔ اور یہ شرک ہے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں فرمایا۔

"وہ شرک ہے جس کے واسطے موسےٰ جیسے نبی نے دعا کی۔ کہ میرے بھائی کو میرے ساتھ شریک کیا جائے۔ اور اللہ تعالےٰ نے اس دعا کو قبول کیا۔ اور موسےٰ کے ساتھ ہارون کو بھی نبی بنایا"

(کلام امیر صفحہ ۲۶ و ضمیمہ بدر ۱۰ اکتوبر ۱۹۱۲ء)

یعنی اگر یہ شرک فی النبوت ہے۔ تو حضرت موسےٰ علیہ السلام کے ساتھ حضرت ہارون کا نبی ہونا بھی پھر شرک فی النبوۃ ہی ہوگا۔

قطعی حوالجات

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے مندرجہ بالا حوالجات یا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے مفہوم پر مشتمل ہیں۔ اور یا پھر ان میں بعض ان اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے متعلق آپ کے سامنے پیش ہوئے۔ اب ذیل میں وہ قطعی حوالجات پیش کئے جاتے ہیں۔ جن میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے کھلے الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالےٰ کا نبی اور رسول قرار دیا ہے۔

هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى کا مصداق رسول

فرماتے ہیں "کوئی مذہب ایسا نہیں رہا۔ جو اس وقت دنیا میں موجود ہو۔ اور اس کے عقائد اور معتقدات پبلک کے سامنے نہ آئے ہوں۔ جب یہ حالت ہے تو پھر میں مسلمانوں سے خطاب کر کے پوچھتا ہوں۔ کہ لیظہرہ علی الدین کلہ کا وقت کب آئیگا۔ اور علامات اور واقعات سے اگر تم استدلال نہیں کرتے۔ تو مجھے اس کا جواب دو۔ کہ مذاہب مختلفہ کا ظہور تو اب ہو چکا ہے۔ وہ رسول اس وقت کہاں ہے۔ جس نے اسلام کو جمیع ملل پر غالب کر کے دکھانا ہے" (الحکم ۲۴ دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۷)

اس حوالہ میں آپ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ اگر حضرت مرزا صاحب نبی نہیں۔ تو تم خود ہی بتاؤ کہ لیظہرہ علی الدین کلہ کا مصداق رسول کون ہے۔ علامات تو بتا رہی ہیں۔ کہ اس رسول کو اسی زمانہ میں آنا چاہیئے۔

حضرت خلیفۂ اول رضؓ کی وصیت

۱۹۰۵ء میں زلازل کی وجہ سے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر اصحاب کے ہمراہ باغ میں فروکش تھے۔ ان دنوں آپ بہت بیمار ہو گئے۔ اس وقت آپ نے عربی زبان میں ایک وصیت لکھی۔ جو ایمان اور عقائد اور اعمال میں آپ کی عمر بھر کی تحقیقات کا خلاصہ ہے۔ یہ وصیت حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے اخبار "بدر" میں شائع کر دی تھی۔ اور بعد میں "کلام امیر" میں بھی شائع ہوئی۔ اس میں آپ فرماتے ہیں۔

"عیسےٰ بن مریم جو نازل ہونے والا تھا وہ نازل ہو گیا۔ اللہ تعالےٰ کی صلوٰۃ اور سلام اس پر ہو۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں وعدہ فرمایا تھا۔ کہ خلیفہ جو ہوگا تم میں سے ہوگا۔ اور رسول کریم سید الاولین والآخرین سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے تصریح فرمائی تھی۔ کہ نازل ہونے والا تم میں سے ہی ایک امام ہوگا۔ اور اللہ نے اور اس کے فرشتوں نے اور صاحبان علم نے گواہی دی ہے۔ کہ یہی وہ ہے جو آنے والا تھا اور سورج اور چاند نے شہادت دی ہے۔ کہ یہی مہدی ہے۔ اور طاعون نے اور قحط نے اور جنگوں نے ثابت کر دیا۔ کہ یہی مرسل ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں آیا ہے۔ ولقد ارسلنا الیٰ امم من قبلک فاخذنا اھلھا بالبأساء والضراء (یعنی) تجھ سے پہلی امتوں کی طرف ہم نے رسول بھیجے۔ پھر ہم نے وہاں کے باشندوں کو قحط اور بیماری میں مبتلا کیا"

(کلام امیر صفحہ ۲۳-۲۴)

آپ کی وصیت کا یہ اقتباس جو عربی کا ترجمہ ہے۔ اس میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے ثبوت میں ان عذابوں کا ذکر فرمایا ہے۔ جو طاعون قحط اور جنگوں کی صورت میں دنیا پر نازل ہوئے ہیں۔ اور جو کسی رسول کی بعثت کے بعد ہی نازل ہوا کرتے ہیں

عالمگیر عذاب آنے کی وجہ

اسی طرح ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کو ایک خط میں قرآن کریم کی آیت ولقد ارسلنا الیٰ امم من قبلک فاخذناھم بالبأساء والضراء لعلھم یتضرعون فلولا اذ جاءھم بأسنا تضرعوا ولکن قست قلوبھم وزین لھم الشیطٰن ما کانوا یعملون۔ فلما نسوا ما ذکروا بہ فتحنا علیھم ابواب کل شیءٍ حتیٰ اذا فرحوا بما اوتوا اخذناھم بغتۃً فاذا ھم مبلسون (الانعام ۵) درج کر کے آپ تحریر فرماتے ہیں۔

"اس آیت پر غور کرو رسولوں کے ارسال کے وقت جہان پکڑا جاتا ہے۔ اور آپ کہتے ہیں کہ امریکہ اور یورپ اور جزائر کے زلازل اور طاعون اور آتشزدگیاں اور لڑائیاں مرزا کی طرف منسوب کرنے شرک ہیں۔ حکیم و ڈاکٹر اور خاص مرسل تو اس وقت مامور ہوتے ہیں۔ جب دنیا علی العموم غفلت کے نیچے دب جاتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ سے اعراض کر کے کلی دنیا کی طرف لوگ جھک جاتے ہیں۔ خدا کا رحم اور فضل ان مجرموں میں سے بعض کو بچانے کے لئے مرسل مقرر فرماتا ہے کیا نوح اور موسےٰ کے آئے بغیر فرعون اور قوم نوح ہلاک ہوگئی تھی"

(بدر ۳۱ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۸)

یہ حوالہ بھی بالصراحت بتا رہا ہے۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالےٰ کا رسول تسلیم فرماتے تھے۔ اور وہ تمام عذاب جو دنیا میں نازل ہو رہے ہیں۔ ان کو از روئے قرآن کریم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تکذیب کا نتیجہ قرار دیتے تھے۔

نظامِ جماعت کی برکات

ایک دوسرے کے تعاون پر ترقی کا انحصار

انسان کو اللہ تعالےٰ نے مدنی الطبع بنایا ہے۔ اور اس کی طبیعت میں مل جل کر رہنے اور ایک دوسرے کی مدد سے ترقی کرنے کا مادہ رکھا ہے۔ چنانچہ مختلف افراد مختلف قوموں۔ مختلف گروہوں۔ اور مختلف ملکوں۔ حتیٰ کہ انسانی جوارح میں ایک دوسرے کی مدد اور تعاون پر ترقی اور قیام و بقاء کا بہت حد تک انحصار ہے۔ اسی طرح تمام وہ اصول جو دنیا میں رائج ہوتے ہیں ان کی ترویج کے لئے طبعی طور پر ایک منظم جماعت کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیا بلحاظ سیاست۔ کیا بلحاظ دنیوی تمدن۔ کیا بلحاظ ملکی اصلاح۔ اور کیا بلحاظ قومی رفاہ کے تمام ایسے اصول جن کا رائج کرنا مقصود ہو۔ ان کی ترویج کے لئے ایک منظم جماعت کا ہونا بہت ضروری ہے۔ بنا برین دینی اصول کی ترویج مذہبی تمدن کا قیام۔ اور ایک آسمانی اصلاحی مشن کا انصرام بھی ایک ایسی مستعد اور منظم جماعت کو چاہتا ہے۔ جو ساری کی ساری اپنے امام کے اشارہ پر اس طرح چلے۔ جس طرح تندرست اور مستعد بدن دماغ کے اشارہ پر۔ چونکہ قانونِ قدرت اور فطرتی تقاضا کے مطابق اس زمانہ میں ضروری تھا کہ ایک ایسی جماعت پیدا ہو۔ جو حالات زمانہ اور ضروریات وقت کے مطابق نہایت مستعدی سے کام کرے۔ تاکہ موجودہ تمدن کو ایک اعلےٰ تمدن میں تبدیل کر دے۔ اور بندوں کا تعلق ان کے مولےٰ کے ساتھ پیدا کر دے اس لئے خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔

قطع نظر اس سے کہ جماعت کا لفظ تمام ایسے چھوٹے اور بڑے منظم گروہوں پر بولا جا سکتا ہے۔ جو ایک امام کے ماتحت دنیوی تمدن۔ اقتصادی حالت۔ سیاسی اور دیگر اصلاحی کام کریں۔ لیکن عام طور پر یہ لفظ اسلامی اصطلاح میں مذہبی جماعت کے لئے استعمال ہوتا ہے بلکہ زمانہ حاضرہ کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق جماعت احمدیہ کے لئے جو حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت ہے مخصوص طور پر بولا گیا ہے اور واقعات نے بھی اس امر کو ثابت کر دیا ہے۔ کہ اس وقت ہر پہلو سے مذہبی کام کرنے والی جماعت صرف یہی ہے۔ جو دین کے ہر حصہ کی حکمت اور فلاسفی اور فوائد و برکات بتا کر اس کو دنیا میں رائج کر رہی ہے

نئی جماعت کے قیام کی وجہ

بعض غیر احمدیوں پر جب دلائل سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ برحق ہے۔ الٰہی پیشگوئیوں کے ماتحت اللہ تعالےٰ کی طرف سے بنی نوع انسان کی اصلاح کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ اور جن اصول کے ماتحت یہ جماعت کام کر رہی ہے وہ نہایت مبارک ہیں۔ تو ان کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ علیحدہ جماعت قائم کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اس طرح تو ایک اور فرقہ کا اضافہ ہو گیا۔ مگر وہ یہ خیال نہیں کرتے کہ باقی فرقے تو مختلف غلطیوں کی بنا پر پیدا ہوئے۔ اور یہ سلسلہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے۔ اور اس جماعت کا بانی خدا تعالےٰ کی اس سنت قدیمہ کی بنا پر آیا ہے۔ کہ کان الناس امۃ واحدۃ فبعث اللہ النبیین والمرسلین۔ لوگ سب کے سب ایک ہی رنگ میں رنگین ہو گئے تھے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ان پر رحم کھا کر ان کی اصلاح کے لئے سلسلہ نبوت و رسالت جاری کیا۔

چار عظیم الشان نشان

پھر جب زمانہ کے بگاڑ سے اس وقت ضرورت امامت ثابت ہو چکی ہے۔ اور مدعی امامت نے بھی اس امر کو بپایہ ثبوت پہنچا دیا ہے۔ کہ میرے اندر اللہ تعالےٰ نے وہ تمام کمالات روحانی رکھے ہیں۔ جو اس زمانہ کے امام کے لئے ضروری ہیں۔ اور میں ہی وہ امام الزمان ہوں جس کی انتظار میں تمام قومیں چشم براہ تھیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے چار عظیم الشان نشان دئیے ہیں جو میری صداقت پر دلیل ہیں۔ (۱) "معجزہ کے طور پر عربی فصاحت و بلاغت کا نشان دیا گیا ہوں۔ جس میں کوئی میرا مقابلہ نہیں کر سکتا"۔ اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ آپ نے بیسیوں کتب نظم و نثر میں لکھیں۔ اور عرب و عجم کو مقابلہ کے لئے بلایا۔ لیکن کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ کہ آپ کے مقابلہ میں قلم اٹھائے۔ (۲) "میں قرآن مجید کے علوم باطنی اور حقائق و معارف بیان کرنے کا نشان معجزانہ طور پر دیا گیا ہوں کوئی نہیں جو ان میں میرا مقابلہ کر سکے"۔ اس کا ایک نمونہ براہین احمدیہ ہے۔ جس کے لئے دس ہزار روپیہ انعام مقابلہ کرنے والے کے لئے رکھا گیا۔ (۳) "میں کثرت قبولیت کا نشان دیا گیا ہوں۔ ہزاروں دعائیں میری معجزانہ طور پر قبول ہوئی ہیں۔ اور دنیا کے لئے ایک نشان ہیں۔ آؤ میرے مقابل پر دعا کر کے دیکھ لو"۔ بعض لوگ اس رنگ میں بھی مقابلہ پر آئے۔ اور وہ ہلاک ہو گئے۔ (۴) "میں اخبار غیبی کا نشان دیا گیا ہوں اللہ تعالےٰ نے اسلام کی سربلندی ظاہر کرنے کے لئے مجھے مبعوث کیا ہے سو اس غرض کے لئے میرے پاس کم از کم چالیس دن ٹھہرو۔ تو تم اس قسم کے نشانات خوارق عادت طور پر دیکھو گے۔ چنانچہ قادیان کے آریہ اس امر کے گواہ ہیں کہ بہت سی اخبار غیبیہ ان کو بتائی گئیں۔ جو اپنے وقت پر پوری ہو گئیں"۔

یہ نشانات ہیں۔ جو آپ کی صداقت کا زبردست ثبوت ہیں۔ اور اس بات کا مطالبہ کرتے ہیں کہ حق پسند لوگ آپ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں۔ تاکہ ان برکات سے مستفیض ہوں۔ جو جماعتی رنگ میں جد و جہد کرنے کا نتیجہ ہوتے ہیں ؎

خاکسار

شیخ عبدالواحد مولوی فاضل واقف زندگی تحریک جدید

ترانۂ ارادت — اور — اخبار زمیندار

چند روز ہوئے "الفضل" میں میرا ایک ترانہ ارادت" چھپا تھا۔ اس کے متعلق بعض اخبارات میں کچھ شور برپا ہے۔ "اخبار" احسان" نے مجھے پلومر کی دوکان کی راہ دکھلائی ہے۔ غالباً انکے تجربہ میں یہی آئی ہے۔ مجھے تو اس چیز کی تلاش ہے جس سے چودہ طبق روشن ہوں۔ اس کے لئے خانہ ساز نہیں خدا ساز درکار ہے۔ اور خدا کے فضل سے مجھے وہ مصطبہ تو مل چکا ہے۔ اب رحیق مختوم کی طلب ہے۔ اور اسے وہی مہیا کر سکتا ہے جس سے میرا خطاب ہے۔ آپ کی پیشکش کے بارے میں اتنا ہی کہہ سکتا ہوں ؎

تو و طوبےٰ و ما و قامتِ یار
فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

"زمیندار" میں بھی دو شعر نقل ہوئے ہیں حیران ہوں اس بزم سے کہ کلتاش کدھر انتقال کر گئے کہ ان کی جگہ اسرائیل آ دھمکے مطلع کے متعلق تو صرف بے سرا کہہ کر رہ گئے البتہ دوسرے شعر سے

بھیجیں درود تجھ پہ سونے سے پہلے اکثر
افریقہ امریکا ہندوستان والے۔

پر ارشاد ہے کہ "درود کے لئے سونے سے پہلے ہی کا وقت کیوں ضروری قرار دیا گیا ہے"

اس کے جواب میں عرض پرداز ہوں۔ حضور والا۔ انسان تو "سونے سے پہلے ہی" ہر کام کرتے ہیں۔ ہم خدا کے بندے سونے سے پہلے ہی عبادات بجا لاتے اور اپنے معاملات طے کرتے ہیں یہ سونے سے پہلے" کہئے یا "جاگنے کے بعد" بہر صورت بات ایک ہی ہے۔ کیونکہ ہر ایک ایسا کام کا وقت انسان کے سونے سے پہلے کا ہوگا۔ خواب و بیداری کا ایک تسلسل قائم ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جماعتہائے امریکہ کے معزز معتمد کی ایک چھٹی میری نظر سے گزری تھی۔ جس میں لکھا تھا کہ مبلغ سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ جس پاکیزہ تعلیم کی رہنمائی ہمیں فرمائی گئی ہے اسکے لئے ہم اتنے ممنون ہیں کہ ہر روز سوتے نہیں جب تک سونے سے پہلے خدا کے مقدس مامور مسیح موعود مہدی مسعود پر درود و سلام نہ بھیج لیں۔ یہی حال افریقہ والوں کا ہے۔ مشرقی افریقہ مغربی افریقہ میں ہمارے مبلغ موجود ہیں۔ اور حبشیوں کی بستیاں کفر و شرک سے تائب ہو کر اسلام و احمدیت قبول کر رہی ہیں اور اس میں کچھ مبالغہ نہیں کہ وہ ایسے مخلص ہیں کہ اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلےٰ آل محمد وعلیٰ عبدالمسیح الموعود ورد زبان ہے۔ اور ہندوستان والے تو آپ کے گرد و پیش موجود ہیں۔ انکا ترانہ ارادت تو آپ

تقرر عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداروں کو تاریخ اعلان سے ۳۰ اپریل ۱۹۴۲ء تک کے لئے منظور کیا جاتا ہے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

گھٹیالیاں

پریذیڈنٹ سید نذیر حسین صاحب
سکرٹری مال شیخ غلام رسول صاحب
" تعلیم و تربیت سید نذیر حسین صاحب
" تبلیغ ماسٹر قادر بخش صاحب
امین سید نذیر حسین صاحب
محصل چوہدری خوشی محمد صاحب
محصل " محمد منیر صاحب
محصل " محمد مالک صاحب
آڈیٹر " غلام حیدر صاحب

لکھنؤ

پریذیڈنٹ مولوی خیر الدین احمد صاحب
سکرٹری تبلیغ حکیم مختار احمد صاحب قریشی ایم۔ اے
" مال مرزا حسام الدین احمد صاحب
محاسب مسٹر ضیاء اللہ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی
سکرٹری امور عامہ و خارجہ مولوی محمد عثمان صاحب

فیروز پور (چھاؤنی)

جنرل سکرٹری ملک حمید علی صاحب
سکرٹری تبلیغ عنایت اللہ خان صاحب خلیل
" ضیافت / امام الصلوٰۃ } منشی رحمت خان صاحب

آنبہ (شیخوپورہ)

سکرٹری مال / " تعلیم و تربیت } محمد الدین صاحب اول مدرس
" تبلیغ / " وصایا } سید لال شاہ صاحب
" نشر و اشاعت / " مال تحریک جدید } حاجی عیسےٰ صاحب
" عام مطالبات تحریک جدید۔ چوہدری اللہ دتا صاحب سفید پوش

شملہ

سکرٹری امور عامہ و خارجہ شیخ عبد الرحمن صاحب بی۔ اے
" دعوۃ و تبلیغ جناب عبد الحق صاحب رامہ
" تعلیم و تربیت شیخ خادم حسین صاحب منشی فاضل
امین حافظ عبد السلام صاحب
آڈیٹر جناب عبد الحق صاحب رامہ
سکرٹری اصلاح مابین شیخ غلام علی صاحب
" مال و محاسب میاں محمد اسرائیل احمد صاحب بی۔ اے
" تالیف و اشاعت مرزا عبد اللطیف صاحب بی۔ اے
" مال تحریک جدید چوہدری عبد الغفور صاحب

(قادیان)

سکرٹری مقامی فنڈ چوہدری فضل الرحمن صاحب بی۔ اے
" وصایا " رحمت اللہ صاحب بی۔ اے
" عام تحریک جدید " نور الدین صاحب منیر بی۔ اے
" جنگ حافظ عبد السلام صاحب

چک ۳۰ ع ب (منٹگمری)

سکرٹری مال چوہدری محمد علی صاحب باجوہ
محاسب " " " "
نائب محاسب " غلام محمد صاحب چیمہ
سکرٹری وصایا " " " "
پریذیڈنٹ چوہدری عبد الرحمن صاحب
نائب پریذیڈنٹ " باغدین صاحب نائب ذیلدار
سکرٹری تعلیم و تربیت " " " "
" تحریک جدید چوہدری غلام نبی صاحب
محصل " " " "
" " اللہ دتا صاحب (نمبردار)
" چوہدری قائم علی صاحب
سکرٹری تبلیغ " نذیر احمد صاحب

وزیر آباد

سکرٹری تبلیغ مولوی عبد الرحمن صاحب صابر
" تعلیم و تربیت ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب اختر
" امور عامہ / " امور خارجہ ملک عنایت اللہ صاحب
" وصایا سید عبد الرشید صاحب
" مال / محاسب } ماسٹر فضل الٰہی صاحب
امین شیخ محمد عبد اللہ صاحب

پنڈ دادنخاں (جہلم)

پریذیڈنٹ ابو الفضل ملک محمد حسین صاحب حافظ
سکرٹری مال ماسٹر احمد خان صاحب ڈرائنگ ماسٹر
" تبلیغ چوہدری ممتاز نبی صاحب پٹواری
" امور عامہ / " امور خارجہ } چوہدری شیر محمد صاحب پٹواری
" تعلیم و تربیت (پریذیڈنٹ) ملک محمد حسین صاحب حافظ

کریم پور

سکرٹری مال عبد الرحمن صاحب
" تبلیغ محمد عیسےٰ صاحب
" امور عامہ عبد العزیز صاحب
معاون ۔۔۔۔ جلال الدین و محمد الدین صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت سلیمان صاحب

مختلف مقامات میں یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا

حیدر آباد دکن

۸ رجون شہر حیدر آباد میں یوم التبلیغ منایا گیا۔ اگرچہ اس دن تعطیل نہ تھی۔ مگر بعض احباب نے رخصت حاصل کر لی۔ ۱۶ خدام اور ۱۷ انصار صبح آٹھ بجے احمدیہ جوبلی ہال میں جمع ہوئے۔ جنہیں گیارہ پارٹیوں میں تقسیم کیا گیا۔ اور ضروری لٹریچر دے کر بعد دعا رخصت کیا۔ ان احباب نے شہر کے مختلف اطراف میں پھیل کر ٹریکٹس تقسیم کئے۔ اور زبانی تبلیغ بھی کی۔ بعض غیر احمدیوں نے مزید معلومات کے لئے جماعت کا لٹریچر دیکھنے کی خواہش ظاہر کی۔ اور بعض نے دوبارہ آکر حالات سلسلہ سنانے کی دعوت دی۔

خاکسار محمد لقمان

کپورتھلہ

جماعت احمدیہ کپورتھلہ نے ۸ رجون کو علاوہ انفرادی تبلیغ کے رشتہ داروں اور دوستوں کے گھر جا کر فریضۂ تبلیغ ادا کیا۔ بازاروں اور دکانوں پر اور اسٹیشن پر جا کر ٹریکٹ تقسیم کئے۔ محصول کی چنگیوں اور لائبریریوں میں ٹریکٹ پہنچائے۔ شہر کے ہر محلہ میں غیر احمدی صاحبان کو لٹریچر دیا گیا۔ اور زبانی تبلیغ کی۔ کل ٹریکٹ جو تقسیم کئے گئے انکی تعداد ڈیڑھ سو تھی سنجیدہ اور غیر متعصب لوگوں نے نہایت خوشی سے ہماری باتوں کو سُنا۔

خاکسار عبد الرب سکرٹری تبلیغ کپورتھلہ

کوٹ رحمت خان

۸ رجون کو احباب جماعت نے تبلیغ احمدیت میں حصہ لیا۔ سانگلا ہل غیر احمدیوں میں جا کر ٹریکٹ تقسیم کئے۔ اور زبانی تبلیغ کی۔

خاکسار محمد ابراہیم شاد

گھٹیالیاں

احباب کو سات گروپس میں تقسیم کر کے مختلف دیہات میں بھیجا گیا۔ باوجود اس کے کہ غیر احمدیوں کے ملّاں نے لوگوں کو مشتعل کیا ہوا تھا۔ کہ ان کی باتیں نہ سننا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے یوم التبلیغ کامیابی سے منایا گیا۔ اور کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ تمام گروپس نے پیغام حق کو نہایت عمدگی سے لوگوں تک پہنچایا۔ اور لوگوں نے بڑی توجہ سے سنا۔ اور تقریباً تین صد آدمیوں کو پیغام حق پہنچایا گیا۔

نصر اللہ خاں

نصرت آباد

جماعت نے سرگرمی سے یوم التبلیغ کو کامیاب بنانے میں حصہ لیا۔ وفود جماعت نے فضل بھمبرو۔ بستیا چانڈیہ۔ اکوٹہ۔ چک ۵۵ اور گشکوریوں کی آبادی میں تبلیغ کی۔ سندھی زبان میں مطبوعہ ٹریکٹ خواندہ غیر احمدیوں میں تقسیم کئے۔

احمد الدین سکرٹری تبلیغ

دتیال و نگیال

پانچ احباب پر مشتمل وفد نے موضع نگیال دہر چھال و سانگ میں غیر احمدیوں کی مساجد میں غیر احمدیوں کو اکٹھا کر کے بابو علی محمد صاحب نے متعدد ٹریکٹ پڑھ کر سنائے۔ لوگوں نے بہت شوق سے سنے اور بعد ازاں خواندہ آدمیوں کو بھی دیئے گئے۔

عبد العزیز پریذیڈنٹ

کریم پورہ

جماعت نے امسال بھی یوم التبلیغ کامیابی کے ساتھ منایا۔ انفرادی تبلیغ کی گئی۔ اثر اچھا رہا۔ قادیان سے آمدہ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے

محمد عیسےٰ سکرٹری تبلیغ

صالح نگر

جماعت نے وفود کی صورت میں ہو کر مختلف دیہات میں تبلیغ کی۔ اور خاکسار آگرہ ہوتا ہوا اکھترا گاؤں گیا۔ وہاں کی مسجد میں جسے شو مارکیٹ کے لوگوں نے بنوایا ہے ایک مولوی رکھا ہوا تھا۔ ان کو تحریک کر کے اس مسجد میں جلسہ کیا۔ خاکسار نے تقریر کی جسکا لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ انہوں نے کہا آپ کوئی اپنا مولوی یہاں بھیجیں۔ جو ہمیں قرآن سکھلائے۔ اس مولوی سے ہمیں کچھ فائدہ نہیں ہے۔ اسے ہم نکال دیتے ہیں نیز یہ کہ آپ کا مولوی ہمیں احمدیت سے واقف کرے۔

عبد الرحیم ملکانہ

لاہور

احباب کو مفصل ہدایات تبلیغ کے لئے بھیجدی گئی تھیں۔ جماعت لاہور نے ۲ ہزار ٹریکٹ شائع کر کے تقسیم کئے۔ احباب جماعت نے حسب توفیق یوم التبلیغ میں حصہ لیا۔

عبد الکریم سکرٹری تبلیغ
(دفتر و اشاعت)

امانتاً روپیہ جمع کرنے والے احباب کیلئے اعلان

ایسے احمدی احباب کی اطلاع کے لئے جو امانتاً دفتر محاسب میں روپیہ جمع کرانا چاہتے ہیں گذارش ہے۔ کہ جب وہ خود یا کسی عہدہ دار کے ذریعہ روپیہ بھجوائیں۔ تو یہ اطلاع بھی دیں۔ کہ ان کا حساب پہلے سے کھلا ہوا ہے یا نہیں علاوہ ازیں پہلی مرتبہ روپیہ ارسال کرتے ہوئے فارم امانت بھی طلب فرما لیا کریں۔ تاکہ نمونہ دستخط دفتر امانت میں جلدی پہنچ جائے۔ جسکے بغیر وہ روپیہ نکلوا نہ سکینگے۔ ایسی درخواست آنے پر دفتر امانت محاسب صدر انجمن احمدیہ فارم مطلوبہ جلد ارسال خدمت کردیگا۔ وہ احباب جنکا روپیہ امانت ذاتی میں جمع ہو۔ وہ اپنے پتہ کی تبدیلی سے دفتر محاسب کو ہمیشہ آگاہ کرتے رہیں تا حساب میں غلطی کی صورت پیدا نہ ہو سکے۔

محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

ضروری گذارش

جو احباب "الفضل" کا چندہ دفتر محاسب یا منی آرڈر کے ذریعہ ماہوار ارسال فرماتے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ ادائیگی میں باقاعدگی اختیار فرمادیں بعض اوقات دوست کئی کئی ماہ ادائیگی نہیں کرتے۔ لیکن جب حسب قواعد انہیں وی۔ پی بھیجا جاتا ہے۔ تو اُسے وصول نہیں کرتے۔ ماہواری ادائیگی کا طریق بہت سی دفتری دقتوں کے باوجود محض دوستوں کی سہولت کے پیش نظر جاری کیا گیا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ اس سہولت کو صحیح طور پر استعمال نہ کیا جائے۔ پس دوستوں کا فرض ہے۔ کہ چندہ کی ادائیگی میں باقاعدگی اختیار فرمادیں۔ جن دوستوں نے اس ماہ وی۔ پی رکوا کر بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ محاسب چندہ ادا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ وہ جلد سے جلد رقم ارسال فرمادیں۔

(مینیجر)

اشتہار زیر دفعہ ۵ ۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت چودھری عزیز احمد صاحب بی۔ اے ایل ایل بی سب جج بہادر درجہ دوم منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات

دعویٰ یا اپیل دیوانی ۱۷۲ ۔ سرفراز خاں و نذر داد خاں پسران اللہ دتا اقوام جٹ سکنائے بھلوال تحصیل کھاریاں۔

بنام

کرم الٰہی و فضل الٰہی پسران نقیرا اقوام جٹ بھٹی شاہنواز ولد اللہ دتہ۔ اللہ دتہ ولد سمند خاں اقوام گنگا بل سکنائے بھلوال

دعوےٰ استقراریہ بیع اراضی ۴۴ کنال ۵ مرلہ واقعہ قصبہ بھلوال

بنام

فضل الٰہی ولد نقیرا قوم جٹ بھٹی شاہ نواز ولد اللہ دتا قوم گنگا بل سکنائے بھلوال تحصیل کھاریاں

مقدمہ عنوان بالا میں

مسمی فضل الٰہی۔ شاہ نواز مذکور تعمیل سمن سے دیدہ و دانستہ گریز کرتے ہیں۔ اور روپوشش ہیں اس لئے اشتہار ہذا بنام فضل الٰہی۔ شاہنواز مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر فضل الٰہی۔ شاہ نواز مذکور

تاریخ ۲ ماہ جولائی ۱۹۴۱ء کو

مقام منڈی بہاؤالدین حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔ آج بتاریخ ۱۴ ماہ جون ۱۹۴۱ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

(مہر عدالت)

دستخط حاکم

دواخانہ خدمت خلق کی مجرّب ادویہ

ہمارے دواخانہ میں تمام نسخے حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ اور دہلی کے مشہور عالم شریف خانی خاندان کے اطباء کے اعلیٰ اجزاء سے تیار کردہ مناسب قیمت پر مل سکتے ہیں۔ ہمارے تیار کردہ نسخوں کی عمدگی کا اندازہ آپ دواخانہ کی مفرد ادویہ کو دیکھ کر لگا سکتے ہیں۔ خاص طور پر تلاش کر کے ہندوستان کے مختلف گوشوں سے جمع کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ ہمارے ہاں کی تیار کردہ خاص ادویہ نہایت مفید اور مجرب ہیں۔ اور سینکڑوں آدمی اسکا تجربہ کر کے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ آج ہم ان میں سے ایک خاص دوا یعنی تریاق کبیر کو پیش کرتے ہیں۔ یہ دوا ایک طلسمی قطرہ ہے۔ جو ہر قسم کی بیماریوں کا فوری علاج ہے۔ سردرد۔ پیٹ درد سینہ کے درد کے علاوہ اسہال۔ بدہضمی بخار۔ دل کے ضعف کا فوری علاج ہے۔ صرف دو قطرے پانی میں ڈالکر پی لینے یا درد کی جگہ پر مل لینے سے حیرت انگیز فائدہ ہوتا ہے۔ اس دوا کے نئے سے نئے فوائد اسکے خریدار دریافت کر رہے ہیں۔ اور تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ قریباً ہر مرض میں یہ دوا فائدہ دیتی ہے بھڑ۔ مچھر۔ بچھو۔ سانپ کے کاٹے پر لگانے اور زیادہ زہریلے جانوروں کے کاٹنے پر کھانے سے بھی اس سے فوری آرام حاصل ہو جاتا ہے۔ اور ورم نہیں ہوتی ہیضہ میں بھی یہ دوا مفید ہے اس کے خریداروں میں سے مندرجہ ذیل ناموں سے آپ اسکی مقبولیت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

(۱) صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ (۲) صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب (۳) خانصاحب جناب مولوی فرزند علی خانصاحب ناظر بیت المال۔ (۴) ملک عمر علی صاحب (۵) جناب میاں محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای۔ اے۔ سی۔ (۶) جناب عبدالرحیم صاحب درد (۷) خانصاحب نعمت اللہ خانصاحب ایس۔ ڈی۔ او (۸) مکرمہ محترمہ بیگم صاحبہ میاں محمد احمد خانصاحب۔ ان کے علاوہ اور بہت سے معززین قادیان اور باہر کے اصحاب اس دوا کو خرید چکے ہیں اور اسکے مفید ہونیکا تجربہ کر چکے ہیں قیمت چھوٹی شیشی ۸ ؍ درمیانی شیشی عہ؍ بڑی شیشی عـ۸؍ بڑی شیشی میں نسبتاً دوا زیادہ ہوتی ہے۔ اور اسکا خریدنا زیادہ فائدہ مند ہے۔ یہ دوا امرت دھارا کے اصول پر تیار کی گئی ہے۔ اور ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ کئی بیماریوں کو اس سے زیادہ اور جلدی فائدہ دیتی ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

نارتھ ویسٹرن ریلوے
ایرکنڈیشنڈ نشستوں کا ریزرو کرانا

(۱) یکم جولائی ۱۹۴۱ء سے درمیانی سٹیشنوں سے یعنی ان سٹیشنوں سے جو ایسے سٹیشنوں کے جہاں سے ایرکنڈیشنڈ سروس شروع ہوتی ہے علاوہ ہیں۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے پر ایرکنڈیشنڈ جگہ ریزرو کرانیکا طریق بہ استثنائے شرائط مندرجہ پیراگراف ۲ و ۳ مندرجہ ذیل روک دیا جائے گا۔

(۲) ۴۔ ڈاؤن فرنٹیر میل میں ایرکنڈیشنڈ نشستیں راولپنڈی اور لاہور سے ۔ ۷۔ اپ کراچی میل میں روہڑی اور خانیوال سے اور ۱۔ اپ کلکتہ دہلی کالکا میل میں حسب سابق ریزرو کرائی جاسکینگی۔

(۳) ۳۔ اپ فرنٹیر میل میں دہلی کے مسافروں اور ایسٹ انڈین ریلوے کے مسافروں کیلئے غازی آباد سے ایرکنڈیشنڈ نشست ریزرو کرانیکا طریق اسوقت حسب ذیل ہو۔ بی بی اینڈ سی آئی ریلوے کے افسران متعینہ بمبئی مسافروں کی ضرورت سے آگاہ کر دیئے جاتے ہیں اور اگر ہو سکے تو وہ بمبئی سنٹرل سے پیدا ہونے والے ٹریفک کو ترجیح دیتے ہوئے دہلی سے مزید جگہ مقرر کر دیتے ہیں۔ یہ انتظامات حسب دستور جاری رکھے جائینگے لیکن ظاہر ہے کہ جگہ کے مقرر کرنے کی اطلاع اس دیر سے وصول ہونیکی وجہ سے زیادہ قبل از وقت نہیں دی جاسکتی۔ یہ اطلاع بمبئی کو اسی وقت بھیجی جاسکتی ہے جبکہ ٹرین روانہ ہونیوالی ہو۔ (۴) وہ مسافر جو دوسرے درمیانی سٹیشنوں سے ایرکنڈیشنڈ نشست حاصل کرنا چاہیں انہیں چاہیئے۔ کہ متعلقہ ٹرین کی آمد پر کنڈکٹر گارڈ کو ملیں۔ وہ گنجائش موجود ہونیکی صورت میں نو اندر قسم چارج کر کے جگہ کا انتظام کر دیگا۔

چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۱۸ جون۔ برٹش گورنمنٹ نے فن لینڈ کی ناکہ بندی کا اعلان کر دیا ہے۔ کیونکہ وہاں جرمن فوجوں نے مورچے بنائے ہیں۔ فن لینڈ کے تین جہاز بھی پکڑ لئے گئے ہیں۔

واشنگٹن ۱۸ جون۔ امریکن گورنمنٹ نے جنگی بیڑے کے آخری ریزرو دستوں کو بھی تیار رہنے کا حکم دے دیا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ۴۸ گھنٹے کے اندر اندر امریکہ کی تمام سرحدات بند کر دی جائیں گی۔ تا غیر ملکی جاسوس داخل نہ ہو سکیں۔ جرمن قونصل خانوں کو بند کر دینے اور جرمن باشندوں کو نظر بند کر دینے سے ہٹلر بہت افروختہ ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ اسی ہفتہ اہم واقعات رونما ہوں گے۔

برلن ۱۸ جنوری۔ فن لینڈ کے وزیر خارجہ نے لیگ آف نیشنز سے فن لینڈ کی علیحدگی کا اعلان کر دیا ہے۔

لنڈن ۱۸ جون۔ بی۔ بی۔ سی راوی ہے کہ عراق کے رشید علی گیلانی نے استنبول میں ایک شہری کی حیثیت سے رہائش اختیار کر لی ہے۔

لنڈن ۱۸ جون۔ وزیر جنگ برطانیہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس وقت برطانیہ کی قید میں ۲ لاکھ ۴۴ ہزار اطالوی سپاہی ہیں

لنڈن ۱۸ جون۔ آج دارالامراء میں کریٹ کے واقعہ پر بحث ہوئی۔ لارڈ ایڈیسن نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اس جزیرہ میں اس واقعہ کا اعادہ نہ ہونے دیا جائے۔

قاہرہ ۱۸ جون۔ مصری وزارت نے اعلان کیا ہے۔ کہ آج صبح دشمن کے طیاروں نے سکندریہ پر ڈیڑھ گھنٹہ بم برسائے۔ مگر نقصان بہت کم ہوا۔

لنڈن ۱۸ جون۔ حکومت برطانیہ کے جس خفیہ ہتھیار کا ذکر پچھلے دنوں اخباروں میں آیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ ایک ریڈیو ہے۔ جو دشمن کے ہوائی جہازوں کا پتہ لگا لیتا۔ اور ان کی حرکت کو معلوم کر لیتا ہے۔ حکومت نے اپیل کی ہے کہ اس آلہ سے استفادہ کے لئے ہزاروں آدمی اور عورتیں درکار ہیں

لنڈن ۱۹ جون رائل ایر فورس جرمنی کی بندرگاہوں اور فوجی ٹھکانوں پر حملے کئے۔ اور زیادہ زور برمین اور بریسٹ پر رہا۔ جہاں جرمنی کے تین جنگی جہاز سر چھپائے ہوئے ہیں۔ جرمن سرکاری ایجنسی نے اسے تسلیم کر لیا ہے۔ کہ ان حملوں سے جان و مال کا نقصان کافی ہوا۔ دشمن کے بہت تھوڑے جہازوں نے ساحل انگلستان کو پار کیا۔ مگر کہیں سے کسی کے مرنے یا زخمی ہونے کی اطلاع نہیں آئی۔

لنڈن ۱۹ جون۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب ہماری فوجیں دمشق پر قبضہ کے لئے وشی کی فوجوں سے لڑ رہی ہیں وشی کی فوجیں سخت مقابلہ کر رہی ہیں۔ مگر ہماری فوجیں جبل الکلب کے علاقہ میں دشمن پر بہت زیادہ دباؤ ڈال رہی ہیں۔ بیروت کی طرف بڑھنے والی فوجیں اب دامور پہنچ چکی ہیں۔ امن کے زمانہ میں موٹر کار اس جگہ سے پندرہ منٹ میں بیروت پہنچ جاتی ہے۔ ہماری فوجوں نے قنطرہ فرانسیسیوں سے پھر واپس لے لیا ہے۔ اور مرجع عیون کی واپسی کے لئے لڑ رہی ہیں۔ اس علاقہ میں سخت لڑائی ہو رہی ہے۔

نیویارک ۱۹ جون۔ برطانیہ میں دشمن کے ہوائی جہازوں کا پتہ لگانے کے لئے جو آلہ ریڈیو ایجاد ہوا ہے۔ اس پر کام کرنے کے لئے یہاں والنٹیر بھرتی کرنے کے لئے دفتر کھل گیا ہے۔ امریکن گورنمنٹ نے اجازت دے دی ہے۔ کہ جو لوگ چاہیں برطانیہ جا سکتے ہیں

لنڈن ۱۹ جون۔ اب جرمن گورنمنٹ نے مان لیا ہے۔ کہ ۳۱ مئی کو آئرلینڈ پر بم باری جرمن جہازوں نے کی تھی۔ اس واقعہ پر اظہار افسوس کیا۔ اور نقصان کا معاوضہ ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

لنڈن ۱۹ جون۔ آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے۔ کہ یونان میں برطانیہ، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے نو ہزار سپاہی قید ہیں۔

بمبئی ۱۹ جون۔ چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے مزید دو ہفتہ کے لئے کرفیو آرڈر نافذ کر دیا ہے۔ اسی طرح پانچ اور پانچ سے زیادہ اشخاص کے مجمع پر پابندی عاید کر دی ہے۔

لنڈن ۱۹ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ترکی اور جرمنی میں ایک سیاسی معاہدہ ہو چکا ہے۔ جرمن سفیر ہر فان پاپن اس کے لئے سالہا سال سے کوشش کر رہا تھا۔ لیکن یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس معاہدہ کے شرائط جرمنی کی توقعات سے بہت کم ہوں گی۔ ترکی کی آزادی پر اس کا کوئی اثر نہ پڑے گا۔

ناگپور ۱۹ جون۔ آج یہاں ہڑتال ختم ہو گئی۔ مزدور سب کے سب کام پر آ گئے۔ حکومت نے وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ ان کے مطالبات کے متعلق تحقیقات کرائے گی۔

واشنگٹن ۱۹ جون۔ امریکن پریس میں یہ تحریک کی جا رہی ہے۔ کہ امریکن گورنمنٹ ڈاکر اور فرانس کے دوسرے بحری اڈوں پر قبضہ کر لے۔ تا وہ جرمنی کے قبضہ میں نہ جا سکیں۔ ایک اخبار نے بجیرہ واقیالوس میں پرتگال کے ایک جزیرہ پر قبضہ کا مشورہ بھی دیا ہے۔

لنڈن ۱۹ جون۔ منگل کے روز فرانس کے جرمن علاقہ پر جو ہوائی لڑائی ہوئی اس میں سولہ جرمن جہاز گرا دیئے گئے۔ برطانیہ کی طرف سے پولینڈ اور ہالینڈ کے ہوا بازوں نے بھی حصہ لیا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ جرمن لڑنے سے کتراتے تھے

لنڈن ۱۹ جون۔ ۱۵ جون کو ختم ہونے والے ہفتہ میں برطانی بیڑے اور ہوائی جہازوں نے دشمن کے جہازوں پر چالیس حملے کئے۔ ۲۸ جہازوں کو نقصان پہنچا۔ جن میں سے چودہ تو پوری طرح برباد ہو گئے بحیرہ روم میں برطانی آبدوزوں نے دشمن کے سات جہاز ڈبو دیئے۔ اور اب معلوم ہوا ہے۔ کہ آٹھ اور غرق کر دیئے ہیں۔

قاہرہ۔ ۱۹ جون۔ فلسطین کی انگریزی فوجوں کے کمانڈر انچیف نے فرانسیسی ہائی کمشنر کو مطلع کر دیا گیا ہے۔ کہ اگر دمشق حوالہ نہ کر دیا گیا۔ تو اس پر حملہ کر دیا جائے گا۔

قاہرہ ۱۹ جون۔ مصری سرحد کی انگریزی فوجیں اپنی پہلی چوکیوں پر واپس آ گئی ہیں۔ اور اس طرح گویا سولم کی لڑائی ختم ہو گئی۔ اور ہمیں دشمن کی اس علاقہ میں فوجی طاقت کا علم ہو گیا۔

لنڈن ۱۹ جون۔ نازی ریڈیو پر گپ ہانک رہا ہے۔ کہ طبروق کے علاقہ میں برطانی سپاہی ڈمڈم یعنی پھٹنے والی گولیاں استعمال کرتے ہیں حالانکہ سب جانتے ہیں کہ نئی رائفل میں یہ گولی استعمال ہی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس سے رائفل کی نالی پھٹ جاتی ہے۔

قاہرہ ۱۹ جون۔ جما کے علاقہ میں بھی کبھی اطالوی فوجوں کے ساتھ جھڑپیں ہو رہی ہیں۔ ۱/۲ ۱ ہزار اطالوی سپاہی ہلاک اور اتنے ہی گرفتار ہو چکے ہیں۔ ۴ توپیں اور بہت سی گنیں ہاتھ لگیں۔

لنڈن ۱۹ جون۔ مسٹر چرچل نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ آغاز جنگ سے اب تک برطانیہ کے اندر اور باہر قریباً نوے ہزار آدمی ہلاک ہوئے ہیں۔ جن میں سے ۸۵ ہزار برطانی ہیں۔ یہ نازی جھوٹ کا جواب ہے۔ مسٹر چرچل نے بتایا۔ کہ مڈل ایسٹ کے متعلق میں عنقریب ایک بیان دوں گا۔ اور جہازوں کے سوال پر غور کرنے کے لئے پارلیمنٹ کا ایک خفیہ اجلاس جلد بلایا جائیگا۔

لنڈن ۱۹ جون۔ اس خبر کی ابھی تصدیق نہیں ہو سکی۔ کہ رومانیہ نے روس کو الٹی میٹم دے دیا ہے۔ اور اس سے بسریبیا کا علاقہ واپس مانگتا ہے۔ اور جرمنی کے ایماء سے یہ سب کچھ ہو رہا ہے

واشنگٹن ۱۹ جون۔ ترکی اور جرمنی کے سمجھوتہ کے بارہ میں نیویارک ٹائمز نے لکھا ہے کہ یہ دراصل روس کے خلاف ہے برطانیہ کے نہیں اور اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ترکی محوری بلاک میں شامل ہو گیا ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی